خطاب مسلم لیگ

یعنی

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم

کا

وہ پیام جو ارکان مسلم لیگ کے نام بذریعہ وفد مجلس دعوۃ الحق آل انڈیا

مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس پٹنہ منعقدہ دسمبر ۳۸ء میں بھیجا گیا

اور

ارکان مجلس دعوۃ الحق نے بغرض افادہ عام شائع کیا

خطاب مسلم لیگ عہ

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ احقر باوجود اپنی ہر نوع کی نااہلیت کے محض محبت و خیر خواہی سے سب مسلمانوں کی خدمت میں عموماً اور حضرات اہل لیگ کی خدمت میں خصوصاً عرض کرتا ہے کہ اسوقت بوجہ خاص انقلاب کے جس چیز کی مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے وہ اجتماع اور تنظیم ہے اللہ تعالیٰ سے حضرات اہل لیگ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کا احساس کرکے اس کا اہتمام و انتظام دل و جان سے شروع کیا۔ اور میں نے اسکے قبل بھی اس کا استحسان و اہمیت ظاہر کرنے کیلئے تنظیم المسلمین کے نام سے ایک مضمون شائع کیا ہے اور اسپر جہاں تک معلوم ہوا ہے بفضلہ تعالیٰ ثمرہ مطلوبہ بھی ایک کافی درجہ میں مرتب ہوا۔ لیکن جس پیمانہ پر جی چاہتا تھا ابھی اُس کا انتظار ہے اور اُس کمی کے پورا کرنے کی ضرورت اور سخت ضرورت میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔ آگے صرف اسکی تحقیق باقی رہ جاتی ہے۔ کہ اُس کمی کا سبب کیا ہے تاکہ بعد تشخیص سبب علاج و تدبیر کی تعیین سہولت سے ہوسکے کیونکہ علاج کی حقیقت ازالہ ہے سبب مرض کا۔ سو یہ بات دلائل شرعیہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ مسلمانوں کی کامیابی کی بڑی شرط امتثال ہے احکام الٰہیہ کا۔ اور اسکی ناکامی کا بڑا سبب اخلال ہے اُن احکام کا۔ میں نے اس دعوے کو اپنے رسالہ جزاء الاعمال اور رسالہ حیات المسلمین کے خطبہ میں بقدر ضرورت نہایت واضح طور پر ثابت کردیا ہے جو قابل مطالعہ ہے لیکن یہ وقت تنگ ہے اُن دلائل کے اعادہ کی اسوقت گنجائش نہیں۔ اسلئے اُس وقت صرف ایک امر پر جس کا ہر شخص ہر وقت نہایت سہولت سے مشاہدہ کرسکتا ہے اکتفا کرتا ہوں وہ یہ کہ کسی مقصود کی طرف دعوت کی کامیابی موقوف ہے داعی کے ساتھ اُس امر میں حسن ظن اور صحت اعتماد پر۔ اسی اصل کلی کی بناء پر اسکو

عہ مضاف الی الفصول ۱۲

بھی ماننا پڑیگا۔ کہ کسی دینی مقصود کی تحریک عام میں ضرورت ہوگی کہ داعی کی حالت دینیہ پر عامہ اہل اسلام کو اعتماد اور اسکے ساتھ حسن ظن ہو اور یوں تو حالت دینیہ کا مفہوم ایک محیط اور وسیع ہے کہ تمام احکام اوسکے تحت میں داخل ہیں مگر اُس میں سے جس چیز پر بیّن طور سے اول نظر پڑتی ہے وہ دو چیزیں ہیں۔ ایک اسلامی وضع ہیئت و لباس میں دوسری نماز۔ اگر اسمیں کمی دیکھی جاتی ہے تو مخاطبین کو اُس داعی کی طرف کشش نہیں ہوتی اور اس سے دعوت کا اثر ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور اسلئے دعوت کا مقصد ناتمام اور مختل رہتا ہے۔ چنانچہ احقر کے مضمون تنظیم المسلمین پر کثرت سے تقریراً و تحریراً یہ شبہ یا بلفظ دیگر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جس جماعت کی طرف ہم کو بلایا جاتا ہے وہ شریعت کی پابند نہیں ہے۔ اور گو اس کا جواب حسب اقتضائے وقت دیا جاتا ہے مگر اوس جواب کا درجہ تاویل سے آگے نہیں سمجھا جاتا۔ اور معتدبہ اثر نہیں ہوتا اسلئے صحیح اور قوی جواب بدون اسکے نہیں ہو سکتا کہ حضرات داعین احکام شرعیہ کی عموماً اور کم از کم اصلاح وضع اور نماز کی خصوصاً پابندی کو اپنے عمل اور قانون میں داخل فرمالیں۔ پھر اوس کا حیرت انگیز نتیجہ اپنی تحریک کی کامیابی میں ملاحظہ فرمالیں۔ سو نماز کے متعلق تو کسی کو کوئی کلام نہیں لیکن وضع کے متعلق بعض طبائع میں کچھ پس و پیش ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اسلئے اسکے متعلق ایک مختصر یادداشت بشکل رسالہ کے ملقب بہ حلیۃ المسلم من جانب مجلس دعوۃ الحق پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اسمیں غور فرمانے سے سب وساوس اوسکے متعلق دفع ہو جاوینگے۔ اور مثل نماز کے اُس پر عمل کرنے میں بھی کچھ پس و پیش نہ رہیگا۔ پھر اُن دونوں چیزوں کو اپنے انفرادی و اجتماعی نظام کا جزو قرار دیا جاویگا۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا نہ کیا گیا تو مایوسی ہونے تک اپنی طرف سے تو ان دونوں دعوتوں کو یعنی عامہ مسلمین کو لیگ کی طرف اور لیگ کو اُن احکام کی طرف اُسوقت بھی ترک نہ کیا جاویگا۔ بقول عارف رومیؒ ؎ نیک دعوت دار دست از کردگار :: باقبول و ناقبول اوراچہ کار

لیکن ہمت و قوت کے ساتھ دعوت نہ ہوگی بقول مولانا رومیؒ ؎

گر ہزاراں طالب اند و یک ملول   از رسالت باز می ماند رسول

بس مجھکو جو کچھ اس وقت عرض کرنا تھا عرض کر چکا۔ اب سعی کو اور نتیجہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور اس اجمال کی تفصیل اپنے بعض اعزہ سے سہل اور آسان عبارت میں لکھوا کر بھی پیش کرتا ہوں تاکہ عوام و خواص سب کو یکساں فائدہ ہو۔ وہو ہذا

اَمَّا بَعْدُ۔ فقد قال اللّٰہ تعالیٰ وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ۔

حضرات! اسوقت مسلمانانِ ہندوستان جس دور سے گذر رہے ہیں اور جن مشکلات کا اُن کو سامنا ہو رہا ہے باخبر طبقہ اُس سے بخوبی واقف ہے اور خدا کا شکر ہے کہ عام طور پر مسلمانوں کے احساسات اسوقت بیدار ہو چکے ہیں۔ ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنی فہم و فراست کے موافق مدبرانِ لیگ نے کچھ اسباب بھی اختیار کئے ہیں۔ اور مقام مسرت ہے کہ وہ اُن اسباب میں کامیاب بھی ہوئے ہیں جو اسکی دلیل ہے کہ اُن کا پہلا قدم صحیح راستہ پر پڑا ہے غلط راستہ پر نہیں چلا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کا پہلا قدم اتفاقاً صحیح راستہ پر پڑ گیا ہے یا آپ نے قرآن کریم اور سنت نبویہ کی روشنی میں اسکو اختیار کیا ہے۔ بہر حال جو صورت بھی ہو اس کے لئے آپ مستحق صد مبارکباد ہیں ؎

بخت اگر مدد کند دامنش آورم بکف   گر بکشد زہے طرب ور بکشم زہے شرف

پہلا قدم مسلمانوں کی جداگانہ تنظیم آپ کا یہ پہلا قدم مسلمانوں کی جداگانہ تنظیم ہے جسکی سخت ضرورت تھی اور اسکی ضرورت سے کسی عاقل کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عقلاً و نقلاً یہ مسئلہ اپنی جگہ پر ثابت ہو چکا ہے کہ جو قوم اپنی مستقل تنظیم نہ رکھتی ہو وہ دنیا میں باقی نہیں رہ سکتی بلکہ دوسری اقوام میں منضم اور منجذب ہو کر کالعدم ہو جاتی ہے۔

اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں کی مستقل تنظیم کی صورت یہی ہے کہ تمام مسلمان اسلامی جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں کیونکہ غیر اسلامی جھنڈے کے نیچے صرف مشترک تنظیم ہو سکتی ہے

مسلمانوں کی مستقل تنظیم نہیں ہو سکتی اور مشترک تنظیم کا نفع ہمیشہ اکثریت کو پہونچتا ہے اقلیت کو اس سے کچھ نفع نہیں ہو سکتا اگر وہ اپنی مستقل تنظیم سے محروم ہو۔

پس مدبران مسلم لیگ نے بڑی دانشمندی سے کام لیا کہ مسلمانوں کی جداگانہ تنظیم کا اہتمام کیا کہ اس کے بعد ہی مشترک تنظیم سے اُن کو نفع ہو سکتا ہے ورنہ ہمیشہ دوسروں کے حاشیہ بردار ہو کر اون کے رحم و کرم پر رہ جاتے .... اور کچھ دنوں کے بعد ان کی ہستی فنا ہو جاتی۔"

یہی وہ چیز ہے جس کی طرف آیت کریمہ میں لفظ جندنا سے اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ جُند لشکر کو کہتے ہیں اور لشکر اجتماعی شان سے بنتا ہے انفرادی حالت میں کسی قوم کی خواہ وہ کتنی ہی شمار رکھتی ہو لشکر نہیں کہا جا سکتا۔ اور اللہ کا لشکر وہی ہو سکتا ہے جو اللہ کے نام پر منظم ہوا ہو وطن پرستی یا قوم پرستی کے نام پر منظم ہوا ہو۔

یہ پہلا قدم تھا جو مسلم لیگ نے صحیح اٹھایا اس کے بعد ایک قدم آگے بڑھنے کی اور ضرورت ہے جس کے بعد کامیابی اور غلبہ کا سہرا آپ کے سر ہوگا۔ خدا کرے آپ کا یہ دوسرا قدم بھی صحیح راستہ پر ہو اگر آپ نے قرآن کریم کی ہدایات اور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اپنے سامنے رکھا اور اسی کو مشعل راہ بنایا تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ دوسرے قدم میں غلطی سے دوچار ہوں مسلمان کو کسی کے اتباع یا تقلید کی ضرورت نہیں اُس کے گھر میں وہ سب دولتیں جمع ہیں جنکو فلاح اور کامیابی میں دخل ہے مگر افسوس ہے کہ بعض مسلمان دوسری قوموں کی تقلید کر کے ترقی کرنا چاہتے ہیں قرآن کریم اور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کر کے ترقی کرنا نہیں چاہتے۔ حالانکہ دوسری قوموں کے ذرائع ترقی سے کفار کو اور کفر ہی کو ترقی ہو سکتی ہے مسلمانوں کو اور اسلام کو ترقی نہیں ہو سکتی۔ اگر مسلمان مسلمان رہ کر اسلامی ترقی چاہتے ہیں تو اُن کو اپنے ماضی کی طرف لوٹنا چاہئے اور قرآن کریم اور اسوۂ نبویہ کو مشعل راہ بنانا چاہئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وان جندنا لھم الغالبون۔ یقیناً ہمارا ہی لشکر ہمیشہ غالب ہوتا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور نہایت مستحکم وعدہ ہے جو کبھی خلاف نہیں ہو سکتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اللہ کا لشکر ہمیشہ غالب ہی رہا ہے وہ کسی سے کبھی مغلوب نہیں ہوا۔ اور اگر کبھی اسکے خلاف ہوا ہے اسکا سبب صرف یہی تھا کہ اس لشکر کے خدائی لشکر ہونے میں کچھ کسر تھی"۔

دوسرا قدم یہ ہے کہ مسلم لیگ اللہ کا لشکر بن جائے۔ پس مسلم لیگ کو دوسرا قدم اس طرح اٹھانا چاہیئے کہ اس لشکر کو جسے اس نے اللہ کے نام پر منظم کیا ہے صحیح معنی میں اللہ کا لشکر بنادے۔ اسکے بعد یقیناً وہی کامیاب وہی غالب اور وہی فتحمند ہوگی اور اس کے سر کامیابی کا سہرا ہوگا۔ حضرات آپ نے ترقی کے بہت سے اسباب سنے ہونگے۔ بہت ذرائع سوچے ہونگے۔ بہت سے راستے اختیار کئے ہونگے ذرا اس راستہ کو بھی آزمایئے جس کا تجربہ آپکے اسلاف نے ہزار سال سے زیادہ عرصہ تک کیا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ جب تک وہ اس راستہ پر قائم رہے ہمیشہ غالب اور کامیاب رہے اور جس دن اس راہ سے ہٹے اُسی وقت سے زوال اور پستی اُنکے سامنے آنے لگی۔ یہاں تک کہ نوبت اس حال کو پہونچ گئی۔ جو ہمارے اور آپکے سامنے ہے تو کیا اب بھی ہمکو اپنی ماضی کی طرف لوٹنے میں کسی دوسری حالت کا انتظار ہے۔ للہ اپنے حال پر رحم کیجئے اور اس سے زیادہ اپنے کو تختۂ مشق نہ بنایئے۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ونجنا برحمتک من القوم الکفرین

اللہ کا لشکر کیونکر بنتا ہے۔ اس کے بعد مجھے یہ کہنے دیجئے کہ صحیح معنے میں اللہ کا لشکر کیونکر بنتا ہے۔ حضرات اس کیلئے

پہلی شرط سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس لشکر کا ہر فرد جس طرح زبان سے اللہ اکبر کہتا ہے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا جانتا ہو۔ اللہ کا بول بالا کرنے اور اسکو راضی کرنے کے سوا کسی دوسری چیز کا طالب نہ ہو۔ خود پسندی۔ جاہ پسندی۔ نام اور عزت کا طالب نہ ہو کسی عہدہ کا خواہشمند ہو ہر شخص خواہ وہ صدر ہو یا نائب صدر، قائد ہو یا سائق اپنے کو اللہ کے لشکر کا سپاہی سمجھتا ہو اور جو کام اس کے سپرد کر دیا جائے اُس پر راضی ہو۔ حضرت خالد بن ولید کو ایک وقت تمام عساکر اسلامیہ کا قائد اعظم بنادیا جاتا ہے تو اس عہدہ کے فرائض بخوبی انجام

دیتے ہیں دوسرے وقت اس منصب سے معزول کر کے سپاہی بنا دیئے جاتے ہیں تو پہلے سے زیادہ اسلام کی خدمت کا حق ادا کرتے ہیں۔

دوسری شرط دوسری شرط یہ ہے کہ یہ لشکر اشداء علی الکفار رحماء بینہم کا مصداق ہو الیسمیں بہر بان ہمدرد ہوں اور کافروں کے مقابلہ میں مضبوط ہوں اس لشکر کا کوئی فرد نہ انگریز پرست ہو نہ ہندو پرست نہ ہوا پرست بلکہ سب خدا پرست ہوں ؎

دلآرامے کہ داری دل درد بند　　　دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

تیسری شرط صحیح معنی میں اللہ کا لشکر بننے کی تیسری شرط یہ ہے کہ اس لشکر کی وضع اور شان ایسی ہو جسکو دیکھکر ہر شخص پہچان لے کہ یہ اللہ کا لشکر ہے اسکی وضع دشمنان خدا کی وضع سے ممتاز ہو۔ اسکی شان اللہ کے باغیوں کی شان سے الگ ہو۔ اس کا نشان اللہ کے نافرمانوں کے نشان سے جدا ہو۔ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود

تیسری شرط کی سیاسی اہمیت حضرات یہ مسئلہ محض مذہبی مسئلہ ہی نہیں بلکہ سیاسی مسئلہ بھی ہے ہر نظام سلطنت میں ہر شعبہ کیلئے کوئی نہ کوئی خاص نشان (یونیفارم) مقرر ہے ہر سلطنت کا خاص نشان (یونیفارم) دوسری سلطنت کے نشان (یونیفارم) سے جدا ہے اور جس قوم نے جب کبھی ترقی کی ہے اسکی کوشش کی ہے کہ اُس کا نشان (یونیفارم) اُسکا کلچر اُسکا مذہب اُسکی زبان دوسروں سے ممتاز ہے جو قوم اپنے نشان (یونیفارم) کی محافظ نہیں رہی وہ بہت جلد دوسری اقوام میں منجذب ہو کر فنا ہو گئی مجھے اس مسئلہ کی تفصیل کی ضرورت نہیں سیاست داں طبقہ اس سے بخوبی واقف ہے۔ اس معاملہ میں کانگریسی لیڈروں کی فہم و فراست کی داد دینا چاہئے کہ انھوں نے مسلمانوں میں کانگریس کی طرف دعوت دینے اور ماس کنٹیکٹ کے کام کیلئے ایسے مبلغ تجویز کئے ہیں جنکی شکل وصورت بالکل اسلام کے مطابق ہوتی ہے اور نماز کے بھی پابند ہوتے ہیں

تو کیا مسلم لیگ کو جو مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت ہے اسکی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ اُسکے مبلغ بھی وضع اسلامی اور نماز کے پورے پابند ہوں کیونکہ مسلمانوں کا عام طبقہ سیاست کو بعد میں سمجھتا ہے صورت کو دیکھتا ہے۔ مجھے اس مقام پر آپ سے یہ کہنا ہے کہ اسلام نے اور اسلام کے کامل و مکمل کرنیوالے خدانے اسلام کے ہادی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کیلیے بھی ایک خاص نشان (یونیفارم) مقرر کیا ہے جسکی حفاظت اُنکے ذمہ ضروری ہے صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔ خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب مسلم جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس بخاری صفحہ ۸۷۵ من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا۔ ترمذی نسائی۔

مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھی بڑھاؤ۔ مونچھیں کترواؤ جس نے مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں اس قسم کی بہت سی روایتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے مشرکین سے الگ مسلمانوں کا خاص نشان (یونیفارم) یہ مقرر کیا ہے کہ داڑھی بڑھاؤ مونچھیں تراشو! اسی طرح بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسولوں اور پیغمبروں کا نشان (یونیفارم) ہمیشہ یہی رہا ہے کہ داڑھی بڑھاتے مونچھیں کم کرتے تھے۔ عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ فی لفظ عشر من سُنن المرسلین۔ قرآن میں ہے۔ یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی الآیۃ

اور اس میں تو کسی مسلمان کو بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر داڑھی تھی، حضورؐ کی ریش مبارک کے متبرک بال تو آج بھی تبرکات نبویہ میں بعض جگہ محفوظ ہیں بس ایک مسلمان کو فطرت اور عقل کے اعتبار سے لازم ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آقا اپنے محبوب اپنے ہادی جیسا رنگ ڈھنگ چال چلن سیرت فیشن وغیرہ بنائے اور اپنے آقا اور محبوب کے دشمنوں کے فیشن اور طرز سے پرہیز کرے عقل وفطرت کا ہمیشہ یہی تقاضا رہا ہے۔

~~کی وضع میں اپنی قومی اور مذہبی وضع کا اون کو اتنا بھی پاس نہیں جتنا روزمرہ کی معمولی~~
چیزوں کا ہوتا ہے"۔ یاد رکھئے ظاہری اتحاد کا باطنی اتحاد پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ جو قوم ظاہر میں یگانگت نہیں رکھتی وہ باطن میں بھی متحد نہیں ہو سکتی"۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو وضع اسلامی کی پابندی نہایت ضروری ہے۔

حضرات! میں دیکھتا ہوں کہ آپکو نماز کا خیال ہے روزہ اور حج و زکوٰۃ کی ترغیب پر آپ لبیک کہتے ہیں اور اس بارہ میں آپ اُن کانگریسی مسلمانوں سے بدرجہا افضل ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ "تلاوت قرآن اور نماز روزہ سے آزادی نہیں مل سکتی مذہب صرف رسم پرستی کا نام ہے اس سے زیادہ اسکی کچھ حقیقت نہیں اور ایک کانگریسی کا دھرم صرف کانگریس ہونا چاہیئے"۔ جن لوگوں کے یہ خیالات ہیں وہ اگر اپنے نام بدلکر ہندوانی نام بھی اختیار کرلیں تو مسلمانوں کو دھوکہ سے نجات ہوجائے"۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کی جماعت ایسے خیالات سے پاک ہے وہ اللہ اور رسول اور اسلام کی نام لیوا ہے۔ مذہب کو کسی قیمت پر فروخت کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے اُس کا مقصد اسلام کی حفاظت اور اللہ کا بول بالا کرنا ہے"۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح آپکو نماز روزہ کی تبلیغ ناگوار نہیں ہوتی اسی طرح وضع اسلامی کی پابندی کیلئے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ بھی آپکو ناگوار نہ ہوگا اور آپ ٹھنڈے دل سے خود غور کریں گے۔ کہ اللہ کے لشکر کی صورت اور وضع اور شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہونی چاہیئے۔ یا انگریزوں اور ہندوؤں جیسی؟ آپ کانگریس کی اُن تمام باتوں کا مقابلہ کرتے ہیں جن سے مذہب اسلام پر حرف آتا ہو برائے خدا اُن کی اس شکل و وضع کو بھی چھوڑ دیجئے جس سے ایک شعار اسلامی کی خود آپ کے ہاتھوں بے حرمتی ہو رہی ہے"۔

چوتھی شرط

اللہ کے لشکر کے لئے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ سب کے سب نماز کے پورے پابند ہوں۔ حضرات جنگ آئینی ہو یا غیر آئینی مسلمان کو بجز خدا کے

کسی کی امداد کی ضرورت نہیں۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں کا ہر فرد اللہ کے لشکر کا سچا سپاہی بنا رہا مسلمان ہمیشہ غالب رہے۔ کیونکہ خدا کی مدد اُن کی ساتھ تھی اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسکو کسی کی ضرورت نہیں اور امداد الٰہی کی شرط احکام الٰہی کا اتباع ہے حضرت فاروق اعظمؓ رضی اللہ عنہ نے مصر و اسکندریہ کی فتح کیلئے حضرت عمرو ابن العاصؓ کو امیر لشکر بنا کر بھیجا تو جس طرف یہ خدائی لشکر رخ کرتا فتح ونصرت ان کے قدموں پر گرتی تھی مگر اسکندریہ کی فتح میں معمول سے زیادہ کچھ دیر ہوگئی یعنی تین مہینہ تک مسلمانوں کو اس کا محاصرہ کرنا پڑا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کو یہ تاخیر بار خاطر ہوئی اور آپ نے حضرت عمرو ابن العاص کے نام ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کر مجھے حیرت ہے کہ آپ کو فتح اسکندریہ میں اتنی دیر کیوں لگی۔ آپ تو ہمیشہ سے جہاد میں رہتے ہیں اور ہر کام میں تجربہ کار ہیں پھر اس تاخیر کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمہاری نیت میں تغیر آگیا ہے۔ اور تم دنیا سے اسی طرح محبت کرنے لگے جیسے تمہارے مخالف اس میں مبتلا ہیں حق تعالیٰ خلوص نیت کے بغیر فتح نہیں دیتا۔ پس جس وقت میرا یہ خط پہونچے فوراً لوگوں کو جمع کرکے جہاد کی ترغیب دیجئے اور مسلمانوں کو سمجھا دیجئے کہ ہر مسلمان اپنی ہر حرکت و سکون میں صرف رب الارباب کی خوشنودی اور کلمۂ حق کی تبلیغ کا قصد کرے۔ حضرت عمرو ابن العاص رضہ کے پاس یہ والا نامہ پہونچا تو آپ نے لشکر کو جمع کرکے خلیفۃ المسلمین کا خط پڑھکر سنایا اور سب کو حکم دیا کہ غسل و طہارت کے بعد دو رکعتیں پڑھکر اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت کی دعا کریں۔ سارے لشکر نے اس حکم کی تعمیل کی اور نماز و دعا کے بعد اللہ تعالیٰ کی امداد کے بھروسہ پر ایک ہی حملہ کیا تو میدان اُن کے ہاتھ تھا اور دشمن کی وہ زبردست طاقت جس نے تین مہینہ کی مدافعت سے شہر کا داخلہ ناممکن کر دیا تھا چشم زدن میں ایسی درہم برہم تھی کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ تھا یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کو

عام مورخین نے لکھا ہے اور علامہ مقریزی نے کتاب الخطط میں تفصیل سے اسکو بیان کیا ہے اس میں ہمارے لئے درس عبرت ہے کہ مسلمانوں کی ناکامی کا اصل سبب حب دنیا اور قلت تعلق اللہ کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا ورنہ لشکر کو کوئی کمک نہیں پہونچی تھی۔ ظاہری اسباب میں کسی چیز کا اضافہ نہ ہوا تھا بس حق تعالےٰ کی طرف سے جو ایک گونہ توجہ کم ہوگئی تھی وہ اسی وقت کی نماز اور دعا اور امیر المومنین کے خط سے پوری ہوگئی۔ پھر کامیابی میں کچھ دیر نہ تھی۔

حضرات مسلمان ہمیشہ اقلیت میں رہے۔ دنیوی اسباب و ساز و سامان میں دوسروں سے ہر زمانہ میں کم رہے مگر تاریخ شاہد ہے کہ باوجود قلت کے وہ ہمیشہ اکثریت پر بھاری رہے ہیں۔ اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ اللہ کی مدد اُن کے ساتھ تھی۔ خدا اُن کا تھا۔ وہ خدا کے تھے۔ اسی طرف ایک حدیث میں اس جملہ سے اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔

حضرات میں آپ کو ترکی یا مصری یا افغانی وایرانی اسلام کی طرف نہیں بلا رہا۔ اس لئے کسی کو ان ممالک کی نظائر پیش کرنے کا کوئی حق نہیں۔ میں تو آپ کو اس ترقی کی طرف بلا رہا ہوں جو ساڑھے تیرہ سو برس پہلے مسلمانوں کو نصیب تھی۔ جس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اور اُس کے لئے ترک دنیا کی ضرورت نہیں بلکہ اسکی ضرورت ہے کہ مسلمان دنیا کا غلام نہ ہو۔ اللہ کا غلام ہو جب مسلمان اللہ کا غلام ہو جاتا ہے تو دنیا کی سب طاقتیں اُسکی غلام ہو جاتی ہیں۔ حضرات صحابہ رضہ تارک دنیا نہ تھے وہ دنیا کے خزائن کے مالک اور سب سے زیادہ مدبر و سیاست داں تھے تجارت و زراعت صنعت و حرفت وغیرہ کے بھی ماہر تھے

مگر وہ اللہ کے غلام اور اُسی کے عاشق تھے۔ دنیا کے غلام یا عاشق نہ تھے۔

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ یخافون یوماً تتقلب فیہ القلوب والابصار۔ ط

آپ اس راستہ پر چل کر تو دیکھیں انشاء اللہ آپ ہی غالب اور بلند اور کامیاب ہونگے۔ کیونکہ یہ وہ حربہ ہے جس کا توڑ مخالف کے پاس نہیں وہ آپ کے ہر حربہ کو توڑ سکتا ہے مگر اس کا اُس کے پاس کچھ جواب نہیں کہ اطاعت خداوندی کے بعد خدا کی مدد آپ کے ساتھ ہو گی۔ اور اُسکی ساتھ نہ ہو گی۔

حضرات آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا دین جامع اور مکمل ہے۔ اِس میں سیاست عبادت، اور معاملات سب داخل ہیں۔ جہاں آپ معاملات میں اقتصادی و تجارتی و صنعتی ترقی کی طرف توجہ فرماتے ہیں، سیاسی مسائل میں تجاویز منظور فرماتے ہیں وہاں صرف تجاویز میں نہیں بلکہ عمل میں عبادت کا بھی لحاظ فرمایئے اور اِسی کے ساتھ ایک ایسی مجلس شوریٰ کو مسلم لیگ میں شامل فرمایئے۔ جو خالص دینی مسائل میں آپ کو مشورہ دے۔ سیاسی و اقتصادی مسائل میں وہ اور اُس کا حلقہ اثر جو بہت وسیع ہے آپ کی منظور شدہ تجاویز پر دل و جان سے عمل کرے گا۔ آپ اور آپ کا حلقہ اثر خالص مذہبی امور میں اُس کے مشوروں پر عمل کرے گا۔

اس طرح قدیم و جدید تعلیم یافتہ، انگریزی داں اور عربی داں اور ان دونوں کے متعلقین سب ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور تنظیم کی حقیقی روح ترقی کرتی جائے گی۔

حضرات یہ ظاہر ہے کہ آپ کو تمام مسلمانوں کی تنظیم کرنی ہے اور بہت زیادہ مسلمان وہ ہیں جن پر اب بھی علماء کا اثر زیادہ ہے۔ جب وہ یہ دیکھیں گے کہ علماء کی مجلس شوریٰ آپ کے دوش بدوش کام کر رہی ہے۔ آپ کے نظام کے اندر داخل ہے۔ آپ کے اجتماعات میں شامل ہو رہی ہے۔ وہ آپ کی تجاویز پر عمل پیرا ہیں اور آپ اُس کے مذہبی مشوروں پر عامل ہیں تو اس سے عوام و خواص میں وہ عدیم النظیر اتحاد پیدا ہوگا جس کی مثال ہندوستان میں صدیوں سے ناپید ہے اور مسلم لیگ ایک ایسی حقیقی طاقت و تنظیم حاصل کرے گی جو ہم میں سے ہر مسلمان کا دلی مقصد ہے۔ اس کے ساتھ مجھے امید ہے کہ آپ عمل کے درجہ میں مندرجہ ذیل اُمور کا بھی خاص لحاظ فرمائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ جس قدر جلد خواص ان امور پر عمل کریں گے۔ اُسی قدر عوام میں اُس تحریک کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوگی۔

عـ۱ ہر مسلمان ممبر کلمۂ اسلام کو با معنی یاد کرے اور دوسروں کو یاد کرائے۔

عـ۲ ہر مسلمان ممبر خود بھی نماز پڑھے اور دوسروں کو نمازی بنانا اپنے ذمہ ضروری سمجھے۔

عـ۳ جماعت کی پابندی کی جائے۔ تاکہ مساجد بھی آباد ہوں۔ اور ممبران لیگ کو عامۃ المسلمین سے ارتباط ہو۔

عـ۴ جن مسلمانوں پر زکواۃ فرض ہے اُن کو ادائے زکواۃ کی ترغیب دی جائے جس سے غرباء کو لیگ کے ساتھ ہمدردی بھی ہوگی اور ان کا افلاس بھی کم ہوگا۔

عـ۵ رمضان کے روزوں کی پابندی کی جائے اور جو لوگ روزے نہیں رکھتے

اُن سے روزہ رکھوانے کی کوشش کی جائے۔

ع۶۔ جن پر حج فرض ہے ان کو ترغیب دے کر حج کے لئے بھیجا جائے۔

ع۷۔ ہر مسلمان ممبر اپنی وضع شریعت کے موافق بنائے کفار کی وضع سے احتراز کر
اور دوسروں کو اس سے باز رکھنا اپنا فریضہ سمجھے۔

اگر لیگ نے ان معروضات پر توجہ کی اور ان کو اپنے مقاصد میں داخل
کر لیا اور کسی سب کمیٹی کے حوالہ کر کے معاملہ کو التوا میں نہ ڈالا جیسا
آج کل کی سیاست کا اصول ہے۔ بلکہ جلد از جلد اس پر عمل شروع کر
تو آپ خود کھلی آنکھوں دیکھ لیں گے کہ لیگ کو چار چاند لگ جائیں گے اور
اسکو دن دوتی رات چوگنی ترقی حاصل ہوگی ؎

کلبۂ احزاں شود روزے گلستاں غم مخور ؛ یوسف گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخو

وار دھا اسکیم اس کے بعد میں ایک خطرہ کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چا
ہوں۔ جس سے اگر اس وقت غفلت برتی گئی تو اس کا انجام اسلام او
مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک ہوگا۔ یہ خطرہ واردھا کی تعلیمی اسکیم ہے
یہ اسکیم اپنی ظاہری صورت میں جس قدر معصوم معلوم ہوتی ہے۔ اُسی قد
مسموم اور زہر آلود ہے۔ اس کی تہ میں بے انتہا خطرات ہیں جو مسلما
بچوں کے خرمنِ اسلام کو پھونک کر یکدم خس و خاشاک کر دیں گے۔ او
قومیت متحدہ کے علمبرداروں کا بڑا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں
مذہبی روح باقی نہ رہے سب سے بڑا خطرہ جس پر اس کی بنیاد قائم کی گ
ہے یہ ہے کہ سچائی تمام مذاہب میں موجود ہے۔ اور اصولی اعتبار

مذہب سچا ہے۔ کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں آپ خود غور فرمائیں کہ اس تعلیم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ مطلب صاف ہے کہ سچائی ہر مذہب میں موجود ہے اور یہی ذریعۂ نجات ہے اور نجات ہی کے واسطے مذہب کو اختیار کیا جاتا ہے تو اس کے لئے کسی خاص مذہب کی ضرورت نہیں مسلمان ہو یا ہندو بن جاؤ یا عیسائی ہو جاؤ نجات ہر حال میں ہو جائیگی۔ اگر یہ اسکیم ہندوستان میں رائج ہو گئی تو مسلمانوں کا مذہب تو باقی رہ ہی نہیں سکتا۔ جسکی بنیاد اس پر ہے۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالھدے ودین الحق لیظہرہ علے الدین کلہ و کفے باللہ شہیدا۔ وماذا بعد الحق الا الضلال فانی تصرفون۔

مقام شکر ہے کہ لیگ نے اس خطرہ کو محسوس کر لیا ہے اور وار دھا اسکیم کی مخالفت شروع کر دی ہے مگر جس درجہ کا یہ خطرہ ہے اس قوت کے ساتھ ابھی تک مخالفت نہیں کی گئی میں نے ابتدا ہی میں اسکے متعلق ایک فتویٰ شرعی حیثیت سے لکھا تھا جو الامان میں دو مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ اور اسکی تفصیل اس مضمون میں ہے جو رسالہ طلوع اسلام دہلی میں وار دھا اسکیم کے متعلق شائع ہو کر کتابی شکل اختیار کر چکا ہے خدا کے لئے اس بلا کو مسلمانوں کے سر سے ٹالئے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ آئندہ نسلیں اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔ اور روٹی اور پیٹ کے لالچ میں سب کچھ مسلمانوں سے چھین لیا جائیگا مسلمان لیگ کا فرض ہے کہ اس خطرہ کا پوری قوت سے مقابلہ کریں۔ ایک خطرہ ہندوستانی اور اردو زبان کا ہے۔ کانگریس کا مقصد اس تحریک سے اردو زبان کو فنا کرنا اور ہندی کو رواج دینا ہے جسکی تہ میں وہی جذبہ

کام کر رہا ہے جس کی بنا پر انگریزوں نے ہندوستان میں انگریزی زبان کو رواج دینا چاہا تھا۔ کیونکہ ذہنی انقلاب کے لئے زبان بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلم لیگ اردو زبان کے تحفظ پر پوری قوت سے توجہ کرے اور اگر کانگریس اس کو مشترکہ زبان نہ قرار دے تو ہندی زبان کو تو کوئی عاقل بھی ہندوستان کی مشترکہ زبان نہیں مان سکتا اور نہ اس ہندوستانی زبان کو جس کا نمونہ وزیر تعلیم یو۔پی نے اور بہار کی یورا اجلاس نے پیش کیا ہے جسکو مسلمان تو مسلمان اکثر ہندو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ مسلمانوں کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے کہ اردو ہندی کا جھگڑا محض مسلمانوں کو فنا کرنے اور ان میں ذہنی انقلاب پیدا کرنے کیلئے اٹھایا گیا ہے۔ اسکے لئے جس قدر ہوشیاری سے مقابلہ کی ضرورت ہے غالباً مدبران لیگ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

ایک خطرہ اور ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔

خلع بل

وہ مسلمان عورتوں کے ارتداد کا خطرہ ہے جو بعض مقامات پر سوہان روح بنا ہوا ہے بعض عورتیں جب اپنے شوہروں کا ظلم وجور یا انکے مفقود الخبر ہو جانے یا ان کے نامرد یا مجنون ہونے کی وجہ سے عاجز اور پریشان ہو جاتی ہیں اور عقد نکاح سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا کیونکہ ہندوستان میں دار القضا موجود نہیں ہے جو ان مشکلات کا صحیح حل تھا تو وہ اسلام سے مرتد ہو کر کسی دوسرے مذہب میں چلی جاتی ہیں اس خطرہ کے انسداد کیلئے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا گیا تھا جو خلع بل یا کاظمی بل کے نام سے موسوم ہے جسمیں ایک دفعہ یہ رکھی گئی تھی کہ مسلمان عورت کے مقدمات نکاح وطلاق وغیرہ کیلئے حاکم مسلم کی عدالت مخصوص کیجائے کیونکہ حاکم غیر مسلم کا فیصلہ اس باب میں لغو اور

کالعدم ہے شرعاً اس سے نہ طلاق واقع ہو سکتی ہے اور نہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔
ایک دفعہ یہ بھی کہ مسلمان شادی شدہ عورت مرتد ہو جائے تو وہ بدستور اپنے شوہر
کے نکاح میں رہے گی اگرچہ اسکی ساتھ مباشرت جائز نہو گی مگر نکاح فسخ نہ ہو گا۔
کیونکہ یہ ارتداد کسی شبہ کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکو محض فسخ نکاح کا آلہ بنایا
جاتا ہے۔ ہمیں امید تھی کہ کانگریسی حکومت جو قومی حکومت ہونے کی دعویدار
ہے مسلمانوں کی مشکلات کا احساس کر کے اس بل کو کامیاب بنائے گی۔
مگر ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں دکھانے کے اور اسمبلی کی سلیکٹ کمیٹی
کے ہاتھوں اس بل کا جو حشر ہوا ہے وہ اخبار بین طبقہ سے مخفی نہیں کہ وہی دفعات
جو اس بل کی جان تھیں اس میں سے خارج کر دی گئیں جس کے بعد یہ بل مسلمانوں
کے لئے بجائے مفید ہونے کے مضر ہو جائے گا۔ مسلم لیگ کو سلیکٹ کمیٹی اس
فیصلہ کے خلاف قوت سے آواز بلند کرنا چاہیئے۔ خاموش نہیں رہنا چاہیئے
اور جب تک یہ بل کامیاب نہو برابر کوشش میں لگا رہنا چاہیئے مسلم لیگ کو
قوت اور سرعت کے ساتھ عمل کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔ محض اسکیموں
اور تجویزوں پر اکتفا نہ کرنا چاہیئے۔ کہ اصلے ندارد دم بے قدم ۔ بس یہی کامیابی
کا راز ہے بشرطیکہ عمل شریعت کے موافق اور نیت خالص اللہ کے واسطے
ہو۔ اب میں دعا پر اس پیام کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور
آپ کو اور سب مسلمانوں کو اپنے دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائیں۔
ہماری نیتوں میں خلوص اور عمل میں برکت اور تدابیر میں کامیابی عطا ہو۔

اللھم کن انت لنا واجعلنا لك اللھم کل خیر لکل مسلم ومسلمۃ
وکل شر لکل کافر وکافرۃ ومشرك ومشرکۃ اللھم اعز الاسلام

والمسلمین فی کل مکان واخذل الکفرۃ والمشرکین
فی کل اوانٍ اللّٰھم انصرنا ولا تنصر علینا وامکر لنا ولا
تمکر علینا وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی اٰلہ
واصحابہ اجمعین
واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ط

والسلام خیر ختام احقر اشرف علی عفی عنہ

(از خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون)
۲۶ شوال ۱۳۵۷ھ

(بھارت الیکٹرک پریس سہارنپور میں چھپا)